سوال

(176) نہ چھوئے قرآن پاک کو مگر پاک والی روایت حسن صحیح ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم حافظ صاحب آپ نے اپنی تحریر میں فرمایا ہے کہ ''تو خلاصہ کلام یہ ہے کہ عمرو بن حزم b والی حدیث بطریق سلیمان بن داوٗد خولانی حسن صحیح ہے ۔ لہٰذا آپ کا قول . . . الخ۔

یہ روایت واقعی ہی حسن ہے ۔ لیکن مزید اس بارے میں کچھ اشکالات ہیں ۔ اُمید ہے آپ ضرور مزید توجہ فرمائیں گے اور بہتر حل پیش کریں گے ۔ ان شاء اللہ۔

1 ۔ محمد ابراہیم شقرہ اپنی کتاب لَا یَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ص :۲۳ میں فرماتے ہیں :

وجوابنا علی ذلک من وجھین اثنین : الأوّل : ان کلمة طاھر تعنی : المؤمن یدل علی ذلک قوله صلی اللہ علیه وسلم : إن المؤمن لاینجس (رواہ البخاری) فیکون المعنی لایمس المصحف إلا مؤمن والمراد : عدم تمکین المشرک من مسه ، فھو کحدیث : نھی عن السفر بالقرآن الی أرض العدوّ ، من غیر ضرورة۔

الثانی : أن النبی ﷺ کان یکتب إلی الملوک الکفار ویضمن کتبه إلیھم ھذہ الآیات من القرآن ولاشک إنھم کانوا یمسون ھذا الکتب أو یمسھا من یقرأ لھم من بطانتھم ممن ھم علی مثل دینھم

آخر میں لکھتے ہیں :

لایمس القرآن إلا طاھر مسلم إلا لحاجة وضرورة فیجوز حینئذٍ لغیر الطاھر المسلم مسه ۔ ولا فرق بین أن یکون المسلم جنبا وبین أن یکون غیر جنب وبین أن تکون المرأة حائضا أو نفساء وبین أن تکون غیر ذلک فلا بحظر علیھما مس المصحف فی الحالین لأنھا طاھران غیر نجسین ص :۲۷

مزید فرماتے ہیں :

لکن الدلیل الصریح ، الصحیح ، الموضع للحق فی ھذہ المسألة ھو مع من یقول باباحة المس ألا وھو قوله صلی اللہ علیه وسلم لعائشة۔ حین طمثت فی الحج اصنعی کل مایصنعه الحاج غیر أن لاتطوفی بالبیت ولا تصلی ، فأباح لھا الرسول صلی اللہ علیه وسلم کل أنواع القرب والعبادات ماعد الصلاة والطواف بالبیت لان الطواف صلوة غیر أنه أبیح فیه للطائف أن یتکلم

وبوب الإمام البخاری فی صحیحه (۱ ۴۰۷) باب تقضی الحائض المناسک کلھا إلا الطواف بالبیت وذکر احدی روایات الحدیث ۔

قد نقل الحافظ ابن حجر فی فتح الباری : ۱ ۴۰۷ عن ابن رشید تبعاً لإبن بطال ۔ قوله فی مناسبة التبویب : ان مرادہ الاستدلال علی جواز قراءة الحائض والجنب ۔ بحدیث عائشة رضی اللہ عنھا واستحسنه الحافظ ، ص :۲۹،۲۸۔

ص :۴۰ میں فرماتے ہیں :

وذکر البخاری عن ابن عباس أنه لم یر بالقرأة للجنب بأساً ۔ (مذکورہ تمام حوالے لایمسه إلا المطھرون لمحمد ابراہیم شقرہ کے ہیں ۔

محترم حافظ صاحب ! آپ نے اپنی تحریر ص :۶،۵ میں شیخ البانی رحمہ اللہ کے حوالے سے بھی عمرو بن حزم رحمہ اللہ والی روایت کی صحت نقل کی ہے ۔ یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے کہ روایت تو ثابت ہے لیکن یہاں لفظ ''طاہر'' سے مراد کیا ہے ۔ بذات خود شیخ موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

قلت : ھذا الجواب مبنی علی حرمة مس المصحف من الجنب والمصنف لم یذکر دلیلا علیه ھھنا ولکنه أشار فی ''فصل : مایجب له الوضوء ۔ أن الدلیل ھو قوله صلی اللہ علیه وسلم «لایمس القرآن إلا طاھر» مع أنه صرح ھناک بأن لفظة ''طاھر'' مشترک یحتمل معانی شتی وأنه لابد من حمله علی معنی معین من قرینة ثم حمله ھو علی غیر الجنب بغیر قرینة وقد رددنا علیه ھناک بما فیه کفایة ، وبینا المراد من الحدیث ھناک ، وأنه لایدل علی تحریم مس القرآن مطلقاً ، فراجعه ۔

والبراءة الأصلیة مع الذین قالوا بجواز مس القرآن من المسلم الجنب ، ولیس فی الباب نقل صحیح یجیز الخروج عنھا ۔ فتأمل ، تمام المنة للشیخ الالبانی رحمہ اللہ ص :۱۱۶))

اس کے علاوہ جتنے بھی دلائل فقہ السنہ میں جنبی کےلیے یا حائضہ کےلیے قرآن مجید نہ پڑھنے کے ہیں شیخ موصوف نے اپنی اس کتاب میں ان کا رد کیا ہے ۔ (انظر تمام المنة ص :۱۱۶ اتا

۱۱۹)

اب رہامسئلہ کہ ''جنبی طاہر نہیں ہوتا'' تو «إن المؤمن لاینجس» کا مفہوم اورکیا ہے ؟ والثانی : ...کہ نماز پھر کیوں نہیں پڑھ سکتا اس لیے کہ اسے شرعاً نماز سے روکا گیا ہے جیسا کہ اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں یہ بات ثابت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلے دو ہیں ۔ 1 ۔ جنبی و حائضہ کا قرآن پڑھنا ۔ 2 ۔ جنبی و حائضہ کا قرآن مجید کو ہاتھ لگانا اور چھونا ۔

پہلے مسئلے میں درست اور صحیح بات یہی ہے کہ جنبی اور حائضہ قرآن پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے لیے قرأت قرآن کی ممانعت والی کوئی ایک بھی روایت پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتی ۔

اور دوسرے مسئلے میں صحیح اور درست قول ہے کہ جنبی اور حائضہ قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتے اور نہ ہی چھو سکتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : «لایمس القرآن إلا طاهر» اور معلوم ہے کہ جنبی اور حائضہ طاہر نہیں ، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ

رہا آپ کا اشکال تو اس کا جواب ''احکام و مسائل'' میں موجود ہے صفحہ ۹۷ اور ۹۸ کا ایک دفعہ پھر سے مطالعہ فرما لیں ۔

باقی جو کلام آپ نے شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''تمام المنة'' سے نقل فرمایا ہے تو اس کا جواب انہوں نے خود ہی ''إرواء الغليل'' میں لکھ دیا ہے وہ فرماتے ہیں :

"وعليه فالنفس تطمئن لصحة هذا الحديث لاسيما وقد احتج به إمام السنة أحمد بن حنبل كما سبق ، و صححه أيضا صاحبه الإمام إسحاق بن راهويه ، فقد قال إسحاق المروزى فى مسائل الإمام أحمد (ص :۵) :

قلت (يعنى لأحمد) : هل يقرأ الرجل على غير وضوء ؟ فقال : نعم ، ولكن لا يقرأ فى المصحف مالم يتوضأ ۔ قال إسحاق : كما قال لما صح قول النبى صلى الله عليه وسلم : لا يمس القرآن إلا طاهر ۔ وكذلك فعل أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعون (۱ ۱۶۱)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص